عورت کے چہرے کا پردہ

جناب محمد رفیق چوھدری صاحب

عورت کے پردے سے متعلق اکثر لوگ یہ غلط مبحث کرتے ہیں کہ ستر اور حجاب میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ جب کہ شریعتِ اسلامیہ میں ان دونوں کے الگ الگ احکام ہیں۔ عورت کا ستر یہ ہے کہ وہ اپنے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے سوا اپنا پورا جسم چھپائے گی، جس کا کوئی حصہ بھی وہ اپنے شوہر کے سوا کسی اور کے سامنے کھول نہیں سکتی۔ ستر کا یہ پردہ ان افراد سے ہے جن کو شریعت نے "محرم" قرار دیا ہے اور ان محرم افراد کی پوری تفصیل قرآن مجید کی سورۂ نور آیت نمبر ۳۱ میں موجود ہے۔ اور ان میں عورت کا باپ، اس کا بیٹا، اس کا بھائی، اس کا بھانجا اور اس کا بھتیجا وغیرہم شامل ہیں۔ ان محرم افراد سے عورت کے چہرے اور اس کے ہاتھوں کا پردہ نہیں ہے۔ البتہ ان کے سامنے عورت اپنے سر اور سینے کو اوڑھنی یا دوپٹہ وغیرہ سے ڈھانپے گی۔ ستر کے تمام احکام سورۂ نور میں بیان ہوئے ہیں اور ان کی تفصیلات ہمیں احادیثِ نبوی میں مل جاتی ہیں۔ گھر کے اندر عورت کے لیے پردے کی یہی صورت ہے۔

مگر عورت کا حجاب اس کے ستر سے بالکل مختلف ہے اور یہ وہ پردہ ہے جب عورت گھر سے باہر کسی ضرورت کے لیے نکلتی ہے۔ اس صورت میں شریعت کے وہ احکام ہیں جو اجنبی مردوں سے عورت کے پردے کے متعلق ہیں۔ حجاب کے یہ احکام قرآن مجید کی سورۂ احزاب میں بیان ہوئے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت عورت جلباب یعنی بڑی چادر (یا برقع) اوڑھے گی تاکہ اس کا پورا جسم ڈھک جائے اور چہرے پر بھی چادر (یا برقع) کا ایک ٹکڑا ڈالے گی۔ اب وہ صرف اپنی آنکھ کھلی رکھ سکتی ہے، باقی پورا جسم چھپائے گی یہ چہرے پر نقاب کا حکم ہے۔ اجنبی مردوں سے عورت کا یہ وہ

پردہ ہے جسے حجاب کہا جاتا ہے۔ اُردو زبان میں اسے گھونگھٹ نکالنا بھی کہتے ہیں۔

اس وضاحت کے بعد اب غور طلب امر یہ ہے کہ کیا گھر سے باہر نکلتے وقت عورت کے چہرے کا پردہ محض ایک رسم ہے جو "ملاؤں" نے ایجاد کر لی ہے یا یہ بھی قرآن مجید کا حکم ہے کہ مسلمان عورت اجنبی مردوں سے اپنے چہرے کا پردہ کرے گی؟ اس سوال کا جواب ہمیں سورۂ احزاب کی آیت نمبر ۵۹ میں مل جاتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝

"اے نبیؐ، اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلّو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ انھیں کوئی نہ ستائے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

سب سے پہلے اس آیت کے اصل الفاظ پر غور کیجیے۔ اس میں یُدْنِیْنَ کا لفظ آیا ہے، جس کا مصدر اِدْنَاءٌ ہے اور عربی زبان میں اس کے معنی "قریب کرنے" اور "لپیٹ لینے" کے ہیں۔ مگر جب اس کے ساتھ عَلیٰ کا صلہ آجائے تو پھر اس میں ارخاء کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے کہ "اوپر سے لٹکا لینا"۔ دوسرا اہم لفظ جَلَابِیْبِھِنَّ ہے۔ جلابیب جمع ہے جلباب کی، جس کے معنی ردا، یعنی "بڑی چادر" کے ہیں۔ اور اس کے ساتھ مِن کا حرف آیا ہے جو یہاں تبعیض ہی کے لیے ہو سکتا ہے۔ یعنی چادر کا ایک حصہ۔ مطلب یہ ہے کہ عورتیں جب کسی ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکلیں تو اپنی بڑی چادریں اچھی طرح اوڑھ لپیٹ لیں اور ان کا ایک حصہ یا ان کا پلّو اپنے اُوپر لٹکا لیا کریں۔ اُردو میں اسے گھونگھٹ نکالنا کہا جاتا ہے۔ اِدْنَاءٌ عَلیٰ کے الفاظ کا استعمال عربی زبان میں اسی مفہوم کے لیے ہے۔ جب کسی عورت کے چہرے پر سے کپڑا سرک جائے تو اُسے دوبارہ چہرے پر لٹکا لینے کے لیے عربی زبان میں یوں کہا جائے گا کہ:

أَدْنِي ثَوْبَكِ عَلَىٰ وَجْهِكِ

اپنا کپڑا اپنے چہرے پر لٹکا لو۔

اور جب ہم یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لیے چہرے کے پردے کا یہ حکم اجنبی مردوں سے متعلق ہے تو یہ مفہوم لینے کا واضح قرینہ اسی آیت کے ان الفاظ میں موجود ہے کہ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ یعنی جب عورتیں اپنے چہرے کا پردہ کریں گی تو اجنبی لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شریف زادیاں ہیں۔ اس طرح کسی بد باطن کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ ان کو چھیڑے یا ستائے۔ ظاہر ہے کہ اس طرح پہچاننے کی اور چھیڑنے ستانے کی صورت گھر سے باہر کے ماحول ہی میں پیش آسکتی ہے۔

دوسرے یہ کہ بڑی چادر لینے کی ضرورت بھی گھر سے باہر ہی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ کام کاج کی وجہ سے عموماً گھر میں عورتیں بڑی چادریں نہیں اوڑھ سکتیں۔ اور تیسرے یہ کہ گھر کے اندر عورت کے پردے کے بارے میں الگ سے حکم موجود ہے، جو سورۂ نور کی آیت ۳۱ میں اس طرح آیا ہے کہ: وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اور عورتوں کو چاہیے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں۔ گویا گھر کے اندر عورت کو چادر پہننے کی ضرورت نہیں، صرف اوڑھنی کافی ہو سکتی ہے۔ اور جب وہ گھر سے باہر نکلے گی تو بڑی چادر لے کر نکلے گی، جس کا ایک حصہ اپنے چہرے پر بھی ڈال لے گی۔

اُمّتِ مُسلمہ کے تمام جلیل القدر مفسرین نے سورۂ احزاب کی اس آیت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی جو تفسیر بیان فرمائی ہے اُسے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس طرح نقل کیا ہے کہ:

> امر الله نساء المؤمنين اذا خرجن من بيوتهن فى حاجة ان يغطين وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابيب ويبدين عينا واحدة۔
>
> اللہ نے مسلمان عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لیے گھروں سے نکلیں تو اپنی چادروں کے پلو اوپر سے ڈال کر اپنا منہ چھپالیں اور صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔

۲ ــــ ابن جریر اور ابن المنذر کی روایت ہے کہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبیدہ السلمانی سے اس آیت کا مطلب پوچھا (یہ حضرت عبیدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہو چکے تھے مگر حاضر خدمت نہ ہو سکے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں مدینہ آئے اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔ انہیں فقہ اور قضا میں قاضی شریح کے ہم پلہ مانا جاتا تھا) انہوں نے جواب میں کچھ کہنے کے بجائے اپنی چادر اٹھائی اور اسے اس طرح اوڑھا کہ پورا سر اور پیشانی اور پورا منہ ڈھانک کر صرف ایک آنکھ کھلی رکھی۔

حضرت قتادہ اور سُدّی نے بھی اس آیت کے قریب قریب ہی تفسیر بیان فرمائی ہے۔

۳ ــــ امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر "جامع البیان جلد ۲۲، صفحہ ۳۳ پر اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ: "شریف عورتیں اپنے لباس میں لونڈیوں سے مشابہ بن کر گھر سے نہ نکلیں کہ اُن کے چہرے اور سر کے بال کھلے ہوئے ہوں، بلکہ انہیں چاہیے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں تاکہ کوئی فاسق ان کو چھیڑنے کی جرأت نہ کرے۔

۴ ــــ امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر کبیر میں اسی آیت کے ضمن میں لکھتے ہیں کہ:

فامر الله الحرائر بالتجليب ...... المراد يعرفن انهن لا يزنين لان من تستر وجهها مع انه ليس بعورة لا يطمع فيها انها تكشف عورتها فيعرفن انهن مستورات لا يمكن طلب الزنا منهن۔

اللہ تعالیٰ نے آزاد عورتوں کو چادر اوڑھنے کا حکم دیا ہے ...... اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ بدکار عورتیں نہیں ہیں۔ کیونکہ جو عورت اپنا چہرہ چھپائے گی، حالانکہ چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے، اس سے کوئی شخص یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا ستر غیر کے سامنے کھولنے پر راضی ہوگی۔ اس طرح ہر شخص جان لے گا کہ یہ باپردہ عورتیں ہیں، ان سے زنا کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔

(تفسیر کبیر جلد ۶، ص ۵۹۱)

۵ ــــ علامہ زمخشری جو کہ مشہور نحوی مفسر ہیں اسی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

یرخینہا علیہن ویغطین بہا وجوھہن واعطافہن

وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اس سے اپنے چہرے اور اطراف کو اچھی طرح ڈھانک لیا کریں۔ (الکشاف جلد ۲، ص ۲۲۱)

۶۔ علامہ نظام الدین نیشاپوری اپنی تفسیر غرائب القرآن جلد ۲۲ ص ۳۲ پر اسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:۔

"عورتیں اپنے اوپر چادر کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں۔ اس طرح عورتوں کو سر اور چہرہ ڈھانکنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

۷۔ مشہور حنفی مفسر ابوبکر جصاص اپنی تفسیر احکام القرآن جلد ۳ ص ۴۵۸ پر اسی آیت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ:۔

قال ابوبکر فی ھذہ الایۃ دلالۃ ان المرءۃ الشابۃ ماموۃ بستر وجھہا عن الاجنبیین واظہار الستر والعفاف عند الخروج لئلا یطمع اھل الریب فیھن۔

یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اجنبیوں سے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اسے گھر سے نکلتے وقت ستر اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ مشتبہ سیرت و کردار کے لوگ اسے دیکھ کر کسی طمع میں مبتلا نہ ہوں۔"

۸۔ علامہ عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی اپنی تفسیر "تفسیر نسفی" میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ

و معنی یُدْنِیْنَ عَلَیْھِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِھِنَّ ۔ یرخینھن علیھن ویغطین بھا وجوھھن واعطافھن۔

اور آیت کے الفاظ یدنین علیھن من جلابیبھن کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اس طرح اپنے چہروں اور اپنے اطراف کو اچھی طرح ڈھانک لیں۔

(تفسیر نسفی جلد ۳ ص ۳۱۳)

۹۔ مفتی محمد شفیع مرحوم اپنی تفسیر "معارف القرآن" میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"اس آیت نے بصراحت چہرہ کو چھپانے کا حکم دیا ہے۔ جس سے اس مضمون کی مکمل تائید ہو گئی جو اُوپر حجاب کی پہلی آیت کے ذیل میں مفصل بیان ہو چکا ہے کہ چہرہ اور ہتھیلیاں اگرچہ فی نفسہ ستر میں داخل نہیں، مگر بوجہ خوفِ فتنہ کے ان کا چھپانا بھی ضروری ہے، صرف مجبوری کی صورتیں مستثنیٰ ہیں"۔

(معارف القرآن، جلد ۷، ص ۲۳۴)

۱۰۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرحوم نے اس آیت کے تحت اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں لکھا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ صرف چادر لپیٹ کر زینت چھپانے ہی کا حکم نہیں دے رہا ہے، بلکہ یہ بھی فرما رہا ہے کہ عورتیں چادر کا ایک حصہ اپنے اُوپر سے لٹکا لیا کریں۔ کوئی معقول آدمی اس ارشاد کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں لے سکتا کہ اس سے مقصود گھونگھٹ ڈالنا ہے تاکہ جسم و لباس کی زینت چھپنے کے ساتھ ساتھ چہرہ بھی چھپ جائے"۔

(تفہیم القرآن جلد چہارم ص ۱۳۱)

۱۱۔ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب اپنی تفسیر "تدبر قرآن" میں اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"قرآن نے اس جلباب سے متعلق یہ ہدایت فرمائی کہ مسلمان خواتین گھروں سے باہر نکلیں تو اس کا کچھ حصہ اپنے اُوپر لٹکا لیا کریں۔ تاکہ چہرہ بھی فی الجملہ ڈھک جائے اور انہیں چلنے پھرنے میں بھی زحمت نہ آئے"۔ یہی جلباب ہے جو آج بھی دیہات میں شریف بوڑھی عورتیں لیتی ہیں، جس نے بڑھ کر برقع کی شکل اختیار کر لی ہے۔

(تدبر القرآن، جلد ۶، ص ۲۶۹)

۱۲۔ پیر کرم شاہ صاحب اپنی تفسیر "ضیاء القرآن" جلد ۴، ص ۹۵ پر اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ:

"اے نبی مکرم! آپ اپنی ازواج مطہرات، اپنی دختران پاک نہاد اور ساری مسلمان

عورتوں کو یہ حکم دے دیں کہ جب وہ اپنے گھروں سے باہر نکلیں تو ایک بڑی چادر سے اپنے آپ کو اچھی طرح لپیٹ لیا کریں تاکہ دیکھنے والوں کو پتہ چل جائے کہ یہ مسلمان خاتون ہے۔ اس طرح کسی بد باطن کو تمہیں ستانے کی جرأت نہ ہو گی"۔

حضراتِ مفسرین نے سورۂ احزاب کی اسی زیر بحث آیت ۵۹ میں چہرے کے پردے کا حکم سمجھا ہے اور چہرے کا یہ پردہ خود قرآن مجید سے ثابت ہے۔ ظاہر ہے کہ اسلام کے پیشِ نظر زنا اور زنا کے مقدمات و محرکات کی پیش بندی اور روک تھام ہے۔ اور یہ حقیقت ہر شخص پر عیاں ہے کہ ایک جوان عورت کا چہرہ ہی سب سے زیادہ جاذبِ نگاہ اور صنفی محرک ہوتا ہے، بالخصوص جب اُسے غازہ و رنگ سے بھی خوب مزین کر دیا جائے۔ فقط چہرہ دیکھ لینے ہی سے عورت کے حسن و جمال کا اندازہ کر لیا جاتا ہے۔ اور بغیر چہرہ دیکھے اس کے حسن و جمال کا تصور ممکن نہیں ہوتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ جو اسلام محرکاتِ زنا کو ایک ایک کر کے اُن کی ممانعت کرتا ہے۔ وہ نامحرم عورت کو دیکھنے پر پابندی لگاتا ہے اور غضِ بصر کا حکم دیتا ہے۔ وہ مرد اور عورت کو تنہائی میں یکجا ہونے سے روکتا ہے۔ وہ عورت کو کسی غیر مرد سے بات کرتے وقت لگاوٹ کا لہجہ اختیار کرنے سے منع کرتا ہے۔ جو اس کی آواز کا پردہ چاہتا ہے کہ عورت نماز میں امام کو اس کی غلطی پر ٹوکنے کے لیے سبحان اللہ تک نہ کہے۔ عورت اپنی کوئی زینت بھی غیر مرد کو نہ دکھائے۔ وہ اسلام یہ کیسے چاہے گا کہ چھوٹے چھوٹے دروازوں پر تو کنڈیاں چڑھائی جائیں اور سب سے بڑے دروازے کو چوپٹ کھلا چھوڑ دیا جائے اور نسوانی حسن و جمال کے مرکز چہرے کو چھپانے کا کوئی حکم نہ دے؟ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ قرآنِ حکیم سے، احادیث سے، صحابہ کرامؓ اور تابعین کے نظائر سے اور فقہ سے عورت کے چہرے کا پردہ ثابت ہے۔ البتہ خاص حالات اور مجبوری کی صورت میں عارضی طور پر یہ پابندی اُٹھ بھی سکتی ہے کیونکہ اسلام کوئی جامد اور غیر عقلی مذہب نہیں ہے۔ ہنگامی اور جنگی صورتِ حال میں، حج کے مناسک ادا کرتے وقت اور علاج معالجے کی صورت میں اور زیادہ بوڑھی عورت کے لیے چہرے کے پردے میں رخصت دی گئی ہے مگر اصل حکم جو عام ہے اور سب کے لیے ہے وہ یہی ہے کہ اسلام میں عورت کے چہرے کا پردہ ضروری ہے۔ شریعتِ اسلامیہ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ اب یہ مسلمان عورتوں کا کام ہے

(باقی بر صفحہ ۲۹)